حسین علیہ السلام ہی حسین علیہ السلام

سید محمد امین علی نقوی

دُنیائے حسینیّت میں ،اپنی نوعیّت کی منفرد کتاب،

حُسَین ھی حُسَین

سیّد محمد امین علی نقوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحُسَینُ مِنّی وَ اَنَا مِنَ الحُسَین

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

الحدیث

درد غریب

۱۴۲۰ ھجری

ارمغانِ بہشت

۱۹۹۹ عیسوی

المعروف

حُسَین ھی حُسَین

کلام

سیّد محمد امین علی نقوی

کتاب	حُسَینؑ ہی حُسَینؑ
مصنف	سید محمد امین علی نقوی
تزئین	محمد اقبال خاکی
کتابت	اظہر گیلانی
صفحات	
تعداد	پانچ سو
سالِ اشاعت	
مطبع	سدرہ پبلی کیشنز
ناشر	

پتہ

(۱) جامعہ امینیہ رضویہ حیدر آباد اسلام گڑھ میرپور آزاد کشمیر

(۲) باب الھدیٰ ، آستانہ قادریہ فیصل آباد ، پاکستان

نذرِ عقیدت

گیارھویں

والے

پیر

۵۶۱ ھجری

حضرت سید عبدالقادر گیلانی

رحمۃ اللہ علیہ

کے ________ نام

جب خیر و شر میں دِقتِ تفریق ہو گئی
بے ساختہ حُسین کی تخلیق ہو گئی

(عدم)

اسلام کے دامن میں بس دو ہی تو چیزیں ہیں
اک ضربِ یدُاللّٰہی اک سجدۂ شبیّری

دُعا

خداوندا مجھے گمنام کر دے
مرے نفسِ زبوں کو رام کر دے

رہِ توحید و سنّت کے مطابق
مری ہر صبح کر دے شام کر دے

ہے قلب و نظر میں نام تیرا
مری قسمت میں ہر انعام کر دے

بنا دے میرے سینے کو مدینہ
"مرا نورِ بصیرت عام کر دے"

مرے عشقِ رسول اللہ پہ نقوؔی
مجھے خاکِ رہِ اسلام کر دے

حمد

قُلْ ھُوَ اللہُ اَحد اُس کا سایہ ہے نہ قد
قُلْ ھُوَ اللہُ اَحد

پاک ہے بے عیب ہے نسل ہے اس کی نہ جد
قُلْ ھُوَ اللہُ اَحد

مالکِ ارض و سما سب کی کرتا ہے مدد
قُلْ ھُوَ اللہُ اَحد

خالقِ موت و حیات ہے خُدا ربِّ صمد
قُلْ ھُوَ اللہُ اَحد

خلق کا مُشکل کشا ہر بلا کرتا ہے رد
قُلْ ھُوَ اللہُ اَحد

انبیاء و مرسلیں اس نے بھیجے بے عدد
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

کون ہے اس کا شریک ہر دوعالم ہیں سند
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

بس وہی معبود ہے اس کی بخشش کی نہ حد
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

قلبِ نقوی میں رہے اس کی اُلفت تا ابد
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد

یا حیُّ یا قیّومُ

یا حیُّ یا قیّوم تو باقی سب معدوم
یا حیُّ یا قیّوم

ہے روشن تجھ سے چاند تو سُورج پہ مرقوم
یا حیُّ یا قیّوم

ہر شے میں تیرا نور سب تیرے ہیں محکوم
یا حیُّ یا قیّوم

ہیں سچے تیرے قول ہر مرسل ہے معصوم
یا حیُّ یا قیّوم

ہر در پر تیرا نام ہر گھر میں تیری دُھوم
یا حیؒ یا قیومؒ

بے چینی کی تسکین تو خوشیوں کا مفہوم
یا حیؒ یا قیومؒ

ہر دل میں تیری یاد ہے لازم اور ملزوم
یا حیؒ یا قیومؒ

جو خلقت سے ہے غیب وہ تجھ کو ہے معلوم
یا حیؒ یا قیومؒ

ہے برحق تیرا دین سب دُنیا ہے مذموم

یا حیؒ یا قیومؒ

ہے دُنیا میں تو آگ　　دے پانی اے مخدوم
یا حیُّ یا قیوّم

ہر ظالم ہو برباد　　ہو بے غم ہر مظلوم
یا حیُّ یا قیوّم

سب مسلم ہوں خوشحال　　ہر کافر ہو مغموم
یا حیُّ یا قیوّم

ہو ساری اُمت ایک　　نہ ہرگز ہو مقسوم
یا حیُّ یا قیوّم

سب اُمت ہو مغفور　　سب اُمت ہو مرحوم
یا حیُّ یا قیوّم

میں ہو جاؤں مقبول ہو خوش قلب موہوم
یاحیؑ یاقیومؑ

ہر مشکل ہو آسان یہ تن من ہوں منظوم
یاحیؑ یا قیومؑ

ہو جائے تیری دید نہ نقویؔ ہو محروم
یاحیؑ یاقیومؑ

محمدّی قاعدہ

ہے الف اللہ الف احمد امامِ انبیا
با سے بطحا کا بہادر بخششوں کا بادشہ

تا سے تارک ماسوا کا ثا سے ہے ثابت قدم
جیم سے ہے جُود والا حا سے حاکم حق نما

خا سے خاتم انبیا کا دال سے دیں کی دلیل
ذال سے ذیشانِ عالم را سے ہے راہِ ھُدا

زا سے زاہد دوسرا کا سین سے سید سخی
شین سے شاہد خُدا کا صاد سے صابر ہوا

ضاد سے ضامن جہاں کا طا سے طاہر اور طبیب
ظا سے ظاہر ہر زماں میں عین سے عادل رہا

غین سے ہے غوثِ اعظم فا سے فاتح اور فراخ
قاف سے قرآنِ ناطق کاف کامل پیشوا

لام سے ہے لاج والا میم سے مولائے کُل
نون ناصر وا سے واحد ھا ھلالِ کبریا

ھمزہ اعلیٰ شان والا یا سے یہ یاسین ہے
یا سے ہے یادِ الٰہی میں یگانہ رہنما

یا الٰہی حضرتِ شبیّر و شبّر کے طفیل
دُور ہو نقوؔی کے دل سے ہر خیال ماسوا

نعت

یا محمد ــــــــ یا رسول آپ ہیں وحدت کے پھول
یا محمد یا رسول

حق تعالیٰ کا کرم آپ کے دم سے حصول
یا محمد یا رسول

آپ کے اسلام کے ہیں سبھی پکّے اُصول
یا محمد یا رسول

آپ کی اُلفت کرے میرے تن من میں حلول
یا محمد یا رسول

ہو عنایت کی نظر ساری دُنیا جائے بھول
یا محمد یا رسول

مرتے دم کلمہ پڑھوں بہر حسنین و بتول
یا محمد یا رسول

آپ کے صدقے سے ہو ہر دُعا میری قبول
یا محمد یا رسول

مناجاتِ نقوی

یا رب طفیل مصطفٰیؐ — ہو دین پر مرنا مرا
بہر بتول و مرتضٰی — لب پر رہے کلمہ ترا
حسنین کا طالب رہوں — زین العبا کا نام لوں
باقر کی الفت پر مروں — جعفر کے مسلک پر اٹھا
کاظم کے صدقے سے مرے — فیض رضا دل پر رہے
حضرت تقی کے ہاتھ سے — حُبِ نقی کی مے پلا
غوث الورٰی حضرت حسن — بخشیں مجھے فیض سخن
مہدی نشانِ پنجتن — کرتے رہیں لطف و عطا
نقویؔ ثناخوانِ نبی — ہے نام لیوائے علی
مہکے مرے دل کی کلی — روزِ عمل ، روز جزا

منقبت

شاہِ کرب و بلا سے پیار کرو
گُلشنِ دل کو پُر بہار کرو

ذکر شبّیر بھی عبادت ہے
اس عبادت کو بار بار کرو

اہل بیت رسول سے ہر دم
مہر و اُلفت کو اختیار کرو

دین و مِلّت کا یہ تقاضا ہے
خیر سے ذکر چاریار کرو

جو لڑاتا ہے شیعہ سُنّی کو
اس کا کوئی نہ اعتبار کرو

پھر نہیں آنا لوٹ کر نقوؔی
پیدا ہرگز نہ انتشار کرو

مرے حسین بڑا خوبرو ترا چہرہ
ہے دوجہاں میں مری آرزو ترا چہرہ

خدائے پاک کے نور و ظہور کا پیکر
ہے آیتوں کی خبر ہوبہو ترا چہرہ

کبھی علیؑ کی طرح مظہر جلالِ خدا
کبھی نبیؐ کی طرح نرم خو ترا چہرہ

تمام عالمِ اسلام کے لئے راحت
سُرُورِ اہل نظر مو بمو ترا چہرہ

یہی جہاں میں ہے نقوؔی کی آخری خواہش
دمِ وصال رہے روبرو ترا چہرہ

بلندیوں کا نشاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ
جہاں حسین وہاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

حسین کے ہے مخالف کے واسطے تلوار
مجاہدوں کی اذاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

کیا حسین نے ظاہر لہو لہو ہو کر
کبھی نہ ہو گا نہاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

زمین کرب و بلا سرخ ہو گئی خوں سے
شہادتوں کا بیاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

نہیں ہے پاک کو ہرگز پلید سے نسبت
کہاں یزید کہاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

یزیدیت کا نگر اپنے نفس کی پوجا
حسینیت کا جہاں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

دمِ وصال بھی نقوی حسین کے صدقے
رہے گا وردِ زباں لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

ہر دور کے یزید کو مژدہ ہے نار کا
،،عزمِ حسین عزم تھا پروردگار کا،،

دونوں جہاں کا بادشہ مولیٰ علی کا لال
اسلام کی خزاں کو ہے موسم بہار کا

جس کے لئے نماز کے سجدے ہوئے دراز
کیا مرتبہ ہے پشتِ نبی کے سوار کا

بے حُبِّ اہل بیت عبادت نہیں قبول
کیا سلسلہ ہے آلِ نبی کے وقار کا

دل سے درِ حسین کا جو بھی غلام ہے
دنیا کا اس کو خوف نہ روزِ شمار کا

نقویؔ خروج ورفض کے رستوں سے ہے جدا
مشتاق پانچ کا ہے، ثناخواں ہے چار کا

,,حسین میرا ، حسین تیرا،،
حسین دلنِ خدا کا ڈیرا

,,حسین رب کا حسین سب کا،،
حسین کا دو جہاں میں پھیرا

حسین مکّہ ، حسین طیبہ
حسین کا کربلا بسیرا

حسین مجھ سے ہے میں ہوں اس سے
سخن محمد کا ہے اُچیرا

حسین انسانیت کا محسن
حسین جود و سخا کا گھیرا

حسین چودہ طبق میں روشن
حسین کا ہر جگہ پھریرا

ہے جس کی ہیبت سے شام مردہ
حسین ایسا حسیں سویرا

حسین کی بارگہ میں پہنچے
امین نقوؔی سلام تیرا

شاہ کرب و بلا تیری کیا بات ہے
فکر عالم سے بالا تری ذات ہے

تو خدا کا ولی ، مصطفیٰ کی کلی
تیرے گھر سے چلی نسل سادات ہے

تو نے دیں کو دیئے ہیں بہتر دیئے
لاالٰہ کی بنا حق کی سوغات ہے

تیرا ثانی ہوا ہے نہ ہو گا کہیں
تو ہے دولہا جہاں تیری بارات ہے

تو رہِ کربلا میں اکیلا نہیں
مصطفیٰ جلوہ گر ہے خدا سات ہے

تیرے لاشے کو گھوڑوں سے روندا گیا
قتل تیرا، عدو کے لئے مات ہے

تیری توہین پر دن ہے ماتم کناں
غم کے دریا میں ڈوبی ہوئی رات ہے

تیری مدح و ثنا کیسے نقوی کرے
اہلِ الفت میں کیا اس کی اوقات ہے؟

شبیر کی ہے جلوہ گری کون و مکاں میں
شبیر کا فیضان ہے اقوامِ جہاں میں
شبیر ہے سرکارِ رسالت کا نواسہ
شبیر کا پیغام ہے ہر ایک زباں میں
شبیر نے قرآن پڑھا نوکِ سناں پر
شبیر عیاں میں بھی ہے شبیر نہاں میں
شبیر ہے اک زندۂ جاوید حقیقت
خورشید کی مانند درخشاں ہے زماں میں
شبیر کے فرمانِ مبارک پہ عمل کر
اے قوم تجھے رہنا ہے گر امن و اماں میں
اریب شہادت کا کوئی غم نہیں نقوؔی
شبیر کی توہین کا ماتم ہے جہاں میں

ہم کربلا کو جائیں
دیکھیں حسیں فضائیں

شبیر کے نگر سے
واپس کبھی نہ آئیں

ہیں باغِ کربلا میں
فردوس کی ہوائیں

آتی ہیں یاد سب کو
شبیر کی وفائیں

شبیر جس کو چاہیں
آبِ بقا پلائیں

شبیر کی ولا کا
آؤ دیا جلائیں

حق کا لباس پہنیں
شر کا گلا دبائیں

شبیر کے کرم سے
ہوں دُور سب بلائیں

نقوی کے قلب و جاں میں
شبیر ہی سمائیں

خاکِ کربل کو چوم لیتے ہیں
عشق و مستی میں جھوم لیتے ہیں

یاد آتی ہے جب بھی کربل کی
دل کے صحرا میں گھوم لیتے ہیں

نام شبیر کا محبت سے
اہل دل بالعموم لیتے ہیں

روشنی کربلا کے ذرّوں سے
مہر و ماہ و نجوم لیتے ہیں

کربلا ہے وہ فقر کا مکتب
جس سے نقوی علوم لیتے ہیں

شبیر کی دُہائی
دیتی ہے سب خدائی
مخلوق سو رہی تھی
شبیر نے جگائی
ہیں سارے شیعہ سنیؔ
شبیر کے فدائی
غیروں کی آرزو ہے
ان میں رہے لڑائی
ہیں سارے شیعہ سنیؔ
آپس میں بھائی بھائی
ذکر خدا سے نقویؔ
دل کی کرو صفائی

شبیر کے دربار پہ جھکتا ہے زمانہ
شبیر ہے توحید و رسالت کا خزانہ

شبیر کا بابا ہے دوعالم کا شہنشہ
شبیر ہے آدم کی ریاست میں یگانہ

شبیر زمانے کے لئے ابر کرم ہے
شبیر ہے انسان کی الفت کا ترانہ

شبیر درِ حق و صداقت کی ہے مشعل
شبیر کرامات و فضائل کا ہے خانہ

شبیر ہے دُنیائے مصائب کا سمندر
شبیر نے باطل کو بنایا ہے نشانہ

مظلوم کی تسکین ہے ظالم کے لئے تیغ
شبیر ہے اللہ کی عنایت کا بہانہ

شبیر نہ شیعہ ہے، نہ سنّی، نہ وہابی
شبیر ہے اسلام کے رستے کا فسانہ

شہ کربلا ہے خدا کا حوالہ
محبّت کی دُنیا کا کوہِ ہمالہ

حسین آئے میدانِ کرب و بلا میں
لگا کانپنے دشمنوں کا رسالہ

خدا کی عنایت سے کرب و بلا میں
مدد کے لئے آ گیا کملی والا

کرو اپنے طالب کی امداد ، مولیٰ
پریشانیوں سے پڑا مجھ کو پالا

شرابِ محبّت کا پیاسا ہے نقوؔی
بھرو یا حسین اس گدا کا پیالہ

شبیر نے جہان پہ احسان کر دیا
اُمت کی مشکلات کو آسان کر دیا

میدان کارزار میں شبیر یوں لڑے
دنیا کے ہر دلیر کو حیران کر دیا

اے فاطمہ کے لال ترے عزم کو سلام
کنبہ خدا کے نام پہ قربان کر دیا

دنیا کے ذوق و شوق کو دل سے نکال کر
ہم نے غمِ حسین کا اعلان کر دیا

نقوؔی کو پُل صراط کا خوف و خطر نہیں
شبیر نے نجات کا سامان کر دیا

جب یزیدِ لعیں بادشہ ہو گیا
عزمِ شبیر عزمِ خدا ہو گیاؑ

حق و باطل کا جب بھی ہوا معرکہ
جنّتی ، دوزخی سے جدا ہو گیا

ظلم کے ہر شجر کی جڑیں کٹ گئیں
عدل و انصاف جلوہ نما ہو گیا

بندگی کے عَلَم کو ملی رفعتیں
زندگی کے جہاں کا بھلا ہو گیا

ڈٹ گیا حق پہ سادات کا قافلہ
دعوتِ دین کا حق ادا ہو گیا

جس جگہ اہل بیت نبی لُٹ گئے
نام اس دشت کا کربلا ہو گیا

چڑھ کے نیزہ پہ قرآن پڑھتا رہا
سب سے اونچا شہِ نینوا ہو گیا

زندہ شبیر ، مُردہ یزیدِ لعیں
حق تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہو گیا

ہو مبارک اسے نقویؔ بے خبر
حُسنِ شبیر پر جو فدا ہو گیا

حسنین کا ہے نانا
احمد ﷺ نبی یگانہ

عمران کے ہیں پوتے
شاہانِ ہر زمانہ

مولیٰ علی کے بیٹے
زہرا کا ہیں خزانہ

توحید کے سپاہی
قرآن کا فسانہ

آلِ رسولِ اکرم
بخشش کا ہیں بہانہ

شیعہ نہ اہل سنّت
اسلام کا ہیں خانہ

یاسین سے چلا ہے
سادات کا گھرانہ

اُمّت نے کیوں بنایا
حسنین کو نشانہ

ساداتِ فاطمی کا
نقویؔ پڑھو ترانہ

جہاں میں آئے حسین امن و سلامتی کا پیام لے کر
شہید کربل میں ہو گئے ہیں خدا سے اعلیٰ مقام لے کر

خدا کے رستے میں جان دے کر حسین فردوس کو سدھارے
یزید دوزخ میں جا گزیں ہے عناد و بغض امام لے کر

خدا کے بندے دلوں سے بغض و حسد کے کانٹے نکالتے ہیں
بڑی محبت سے نام نامی حسین کا صبح و شام لے کر

حسین کے عاشقو ملو پیار سے سدا ایک دوسرے کو
کسی کو کافر کہو نہ ہرگز کبھی تعصّب سے کام لے کر

ادھر ادھر سر پٹک رہی ہو، چمن چمن میں بھٹک رہی ہو
حسین کے آستاں پہ جاؤ نسیم میرا سلام لے کر

حسین عظمت کا آستانہ
حسین مِلّت کا ہے خزانہ

حسین رب کا حسین سب کا
غلام اس کا ہے ہر زمانہ

حسین احمد کا جانشیں ہے
حسین اُمّت میں ہے یگانہ

حسین مجھ سے ہے میں ہوں اس سے
جہاں سے کہتے ہیں اس کے نانا

حسین بُنیاد لاالٰہ ہے
حسین رحمت کا کارخانہ

حسین باطل کے بادنوں پر
خدائے واحد کا تازیانہ

حسین شیعہ نہ اہل سُنّت
حسین اسلام کا فسانہ

نبی کے صدقے سے یاالٰہی
قبول کیجے گا یہ ترانہ

حسین کے دم سے میرا نقوؔی
چمک رہا ہے غریب خانہ

ہر دل ہے ترے ذکر سے خوں ناب حسینا
آنکھوں میں ترے غم کا ہے سیلاب حسینا

ہر نہر کناروں سے پٹختی تھی جو سر کو
تھی نہر ترے شوق میں بیتاب حسینا

جو جان ترے نام پہ قربان کریں گے
ہر رن میں وہی ہوں گے ظفریاب حسینا

کیوں اور طرف دیکھیں کبھی آنکھ اُٹھا کر
ہم تیری محبت سے ہیں سیراب حسینا

ہے تیری ضیابار کرامت سے منوّر
نقوؔی کے دل و جان کا محراب حسینا

نفس رسول ہے حسین
ابن بتول ہے حسین
صاحبِ ذوالفقار کے
باغ کا پھول ہے حسین
شکل و شباہتِ نبی
عقل عقول ہے حسین
شمع ضیائے معرفت
راہِ اصول ہے حسین
کرب و بلا کے درمیاں
حق کا نزول ہے حسین
نقویؔ وہی ہے کامراں
جس کو قبول ہے حسین

مخلوق دے رہی ہے دُہائی حسین کی
کربل میں لٹ گئی ہے کمائی حسین کی

صبر و رضا سے ظلم و ستم کا دیا جواب
ہیبت یزیدیوں پہ ہے چھائی حسین کی

سر کٹ گیا یزید کی بیعت نہ کی قبول
دنیا نہ کس طرح ہو فدائی حسین کی

سرکارِ دوجہان کی بیٹی کے ہیں پسر
کس سے بیان ہو گی بڑائی حسین کی

کٹ جائیں گے حسین کی الفت میں اہلِ دل
کوئی نہ کر سکے گا برائی حسین کی

نقوی جو اشتیاق سے کہتا ہے، یا حسین
وہ دیکھتا ہے عقدہ کشائی حسین کی

شبیرؑ کرامات کا رس گھول رہا ہے
قرآن سر نوک سناں بول رہا ہے

شبیر ہے دنیا میں رسالت کی گواہی
توحید کے اسرار نہاں کھول رہا ہے

شبیر ہے عرفانِ الٰہی کا شہنشہ
پاؤں کے تلے مالِ جہاں رول رہا ہے

شبیر پہ اشرار کے تیروں کی ہے بارش
لرزاں ہے زمیں اور فلک ڈول رہا ہے

نقوی بھی پہنچ جائے کبھی کرب و بلا میں
طائر کی طرح دل مرا پر تول رہا ہے

حسینؑ کی آرزو میں دل کا چراغ ہر دم جلائے رکھنا
بڑی عقیدت سے کربلا کے غموں کو سینے لگائے رکھنا

حسینؑ کی یاد میں گزارو حیات ساری اطاعتوں سے
دلوں کی وادی کو کربلا کا حسیں نمونہ بنائے رکھنا

نزول ہو گا ضرور پروردگارِ عالم کی رحمتوں کا
جہاں میں ذکرِ حسینؑ کی محفلیں ہمیشہ سجائے رکھنا

کبھی نہ بیعت قبول کرنا کسی بھی صورت یزیدیوں کی
حسینیت کے علَم کو پیارو خلوص دل سے اُٹھائے رکھنا

زمانے بھر میں جدھر بھی دیکھو اندھیر نگری ہے خواہشوں کی
نبی کے صدقے حسینؑ نقوؔی کو ہر بلا سے بچائے رکھنا

رسول پاک کے لخت جگر امام حسین
ابوتراب کے نور نظر امام حسین

انہی کے باغ کی خوشبو سے دو جہاں مہکے
ہیں معرفت کے شجر کے ثمر امام حسین

جہان کفر کی آبادیاں اجاڑ گئے
بسا گئے ہیں وفا کے نگر امام حسین

عجیب معرکۂ کربلا نظر آیا
یزید خوف زدہ بے خطر امام حسین

نماز روزۂ و حج و زکات و کلمہ عبث
نہیں ہیں دل میں کسی کے اگر امام حسین

خدا کے دین کی عظمت کے واسطے نقویؔ
ستم کو کر گئے زیر و زبر امام حسین

کیا کرم ہے حسین والوں کا
در حرم ہے حسین والوں کا

ہو گئی ہیں لہو لہو آنکھیں
دل میں غم ہے حسین والوں کا

اولیائے کرام کے دل پر
غم رقم ہے حسین والوں کا

انتہائی بلندیوں کی طرف
ہر قدم ہے حسین والوں کا

عظمت دین کے لئے نقوی
سر قلم ہے حسین والوں کا

حسین کرب و بلا کا بانی
حسین توحید کی نشانی

حسین خلقِ خدا کا کعبہ
حسین پیارے نبی کا جانی

حسین دنیائے دُوں کا تارک
حسین حُبِّ خدا میں فانی

حسین نیزے کی نوک پر بھی
کلام حق کی ہے ترجمانی

حسین شیعہ نہ اہل سُنّت
حسین مِلّت کی ہے جوانی

اہل حق کی اذاں حسین حسین
سب کا وردِ زباں حسین حسین

کیوں نہ برسیں تجلیات وہاں
ہو رہا ہے جہاں حسین حسین

جنّ و انس و ملائکہ جھومیں
جب کہے مدح خواں حسین حسین

بحر رقت میں ڈوب کر دیکھو
ذکر آہ و فغاں حسین حسین

میں بھی نقویؔ شمولیت کر لوں
ہو رہا ہے کہاں حسین حسین

ذکر شبیر کر رہے ہیں ہم
دل میں تنویر کر رہے ہیں ہم
مدحِ شبیر کر کے بخشش کی
ایک تدبیر کر رہے ہیں ہم
شاہِ کرب و بلا کی الفت میں
غم کو تحریر کر رہے ہیں ہم
لیں گے شہ کا، یزید سے بدلہ
کلک، شمشیر کر رہے ہیں ہم
اپنے مولیٰ کی منقبت لکھ کر
بس میں تقدیر کر رہے ہیں ہم
پائے شبیر چوم کر نقویؔ
شعر کو شیر کر رہے ہیں ہم

خوب فضا ہے کرب و بلا کی
خاک شفا ہے کرب و بلا کی

ظلم ہو کیسا آہ نہ بھرنا
خاص ادا ہے کرب و بلا کی

درد بنا بے کیف تھی دُنیا
درد عطا ہے کرب و بلا کی

خلد کا گلشن لاکھ حسیں ہو
شان جدا ہے کرب و بلا کی

کیسی بھینی بھینی نقویؔ
آب و ہوا ہے کرب و بلا کی

جب کرب و بلا کی بات ہوئی
اشکوں کی بڑی برسات ہوئی

حیدر کے پسر کا کیا کہنا
دنیا میں انوکھی ذات ہوئی

چہرے کی ضیا سے دن نکلا
زلفوں کی سیاہی رات ہوئی

شبیر کی تیغ جرات سے
اعدائے خدا کو مات ہوئی

شبیر کے در سے نقوی کو
مدحت کی عطا سوغات ہوئی

مولی مرا حسین ہے حق کا شہید ہے
دین رسول کے لئے حبل الورید ہے

شبیر کا وجود ہے بُنیاد لاالٰہ
ربِ جہاں کی دید ہے اُمّت کی عید ہے

کرب و بلا کی خاک ہے اسلام کی حیات
قتلِ حسین اصل میں مرگ یزید ہے

لعنت خدائے پاک کی برسے یزید پر
اسلام سے بعید ہے دل کا پلید ہے

جس کو غمِ حسین کی دولت نہیں ملی
اس کے دل و دماغ میں مرض شدید ہے

اصحاب و اہلِ بیت کے پاؤں کی خاک ہوں
میری نظر سے بغض کی منزل بعید ہے

دل میں غمِ حسین کی عظمت ہے جلوہ گر
نقوؔی کے لب پہ نعرۂ ھَل مِن مَّزِید ہے

حسین دینِ محمد کا استعارہ ہے
حسین عشق و محبت کا [illegible] ہے

حسین مجھ سے ہے میں ہوں حسین سے بیشک
جنابِ احمدِ مرسل نے یوں پکارا ہے

کسی بھی دور میں ملتی نہیں نظیر اس کی
حسین دونوں جہانوں میں آشکارا ہے

کمال شوق سے انسانیت یہ کہتی ہے
ہمارا محسن اعظم حسین پیارا ہے

ازل کے دن سے ابد کی ہے رات تک روشن
حسین ربّ جہاں کے نبی کا تارا ہے

حسین سارے زمانے کے واسطے رہبر
مریض عشق کا نام حسین چارہ ہے

بڑا دلیر ہے نقوی بتول کا بیٹا
یزید جس کے مقابل میں پارہ پارہ ہے

نور خدائے پاک کا شہکار ہے حسین
نقش و نگارِ احمدِ مختار ہے حسین

دین رسول پاک کو آباد کر گیا
کفر و غرور کے لئے دیوار ہے حسین

سر نہ اُٹھائے کوئی بھی مرحب کا جانشیں
مولائے علی کے عزم کی تلوار ہے حسین

اہل ستم پر لعنتِ ربّ قدیر ہو
ہر دور کے یزید پہ یلغار ہے حسین

کرب و بلا کی خاک کو میرا سلام ہو
موجود جس میں سیّد ابرار ہے حسین

نقوؔی کو روزِ حشر کا خوف و خطر نہیں
میرے دل و دماغ کا کردار ہے حسین

حسین کرب و بلا کے راہی
حسین توحید کی گواہی

حسین بنیادِ لا الٰہ ہیں
حسین اسلام کے سپاہی

حسین تلوارِ حق پرستاں
حسین باطل کی ہے تباہی

حسین ہر حال میں حسیں ہیں
یزید ہر دَور کی سیاہی

حسین خلدِ بریں میں نقویؔ
کریں گے اُمّت پہ بادشاہی

اہل جہاں کی فکر سے بالا ہے کربلا
خیر الوریٰ کے نور کا ہالہ ہے کربلا

کفرِ یزید پر ہیں بہتر شہادتیں
دینِ خدا کا کوہ ہمالہ ہے کربلا

کرب و بلا کی خاک بھی خاکِ شفا بنی
اسلام کا عظیم رسالہ ہے کربلا

شیعہ سے دشمنی ہے نہ سُنّی سے دوستی
آبِ حیاتِ دیں کا پیالہ ہے کربلا

شاید کبھی جہاں کا مورخ کوئی لکھے
نقوی کی الفتوں کا مقالہ ہے کربلا

حسین دینِ خدا کا تارا
حسین جسمِ نبی کا پارہ

حسین حق ہے، یزید شک ہے
حسین باطل کے سر پہ آرا

حسین قرآنِ فقر و عرفاں
یزید نفسِ زبوں کا مارا

حسین بدعت مٹانے والا
حسین سُنّت کا ہے کنارا

حسین سارے جہاں کا رہبر
حسین نقوؔی کا ہے سہارا

حسین ہی حسین ہے ، حسین ہی حسین ہے
حسین حسنِ مرتضٰی ، حسین حق کا عین ہے

حسین ہے رسول کا ، حسین ہے بتول کا
حسین کے کمال میں نہ ریب ہے نہ شین ہے

حسین تیغ دینِ حق ، ہوا ہے اس سے کفر شق
حسین دن کا مہر ہے ، حسین ماہِ رین ہے

حسین اہل بیت کی حقیقتوں کا آسماں
حسین چاریار کی خلافتوں کی زین ہے

حسینیت ہے دین کی ازل کے دن سے پاسباں
حسین اہل فقر پر محبتوں کا دین ہے

حسینیت ہے اصل میں یزیدیت کا خاتمہ
حسین رُوح لاالہ ، دل نبی کا چین ہے

شبیر آسماں ہے رسالت مآب کا
خورشید فاطمہ کا قمر بوتراب کا

لوح و قلم کا رازداں ہر غیب کا بیاں
شبیر ترجمان ہے اُمّ الکتاب کا

پیاسے رہے حسین اگرچہ فرات پر
تسنیم و سلسبیل بھی کوثر جناب کا

یہ تعزیہ حسین کے روضہ کی نقل ہے
ماتم ہے ان کی ہتک کا رونا ہے آب کا

برپا رہیں گی مجلسیں ذکرِ حسین کی
جب تک ابھرنا دہر میں ہے آفتاب کا

آ جاتی ہے لبوں پہ دعا کی جگہ ثنا
کیا پوچھتے ہو میرے مزاجِ خراب کا

شبیرؑ کا غلام ہوں شبرؑ کی خاکِ پا
نقوی کو خوف ہے کہاں روزِ حساب کا

عشق رسولِ پاک کا دارو مدار ہے حسین
کرب و بلا کے باغ میں حق کی بہار ہے حسین

سارے جہان میں کہیں جس کی نظیر ہے نہیں.
پیارے رسول کا امیں کفر کو نار ہے حسین

دیں کے لئے ستون ہے، شاہِ نجف کا خون ہے
راہروانِ شوق کے دل کا قرار ہے حسین

سجدہ طویل ہو گیا جس کے لئے نماز کا
پشتِ نبی پہ بیٹھنے والا سوار ہے حسین

کلمہء لاالٰہ جہاں میرا حسین ہے وہاں
شاہِ زمین و آسماں خلق کا یار ہے حسین

خوار کیا یزید کو ، دل کے سیہ پلید کو
اہل ستم کی جان پر عدل کا وار ہے حسین

مجھ کو غرض نہ شاہ سے ، پیار نہ مال و جاہ سے
نقوؔی کے ہر کلام میں تیرا ہی پیار ہے حسین

کرب و بلا کی خاک ہے اسلام کی حیات
ہر دور کے یزید کو تیغ رہِ ممات

حضرت حسین دینِ حقیقت کے ہیں امام
پہنچی ہے ان کی روشنی تا حدِّ شش جہات

ایسا کیا ہے کام کہ کوئی نہ کر سکا
ہر قوم کے لئے ہیں سرمایہء ثبات

دینے کو آئے دادِ شجاعت رسولِ حق
ڈوبی ہوئی ہے درد کے دریا میں کائنات

بے حُبِّ اہل بیت عبادت نہیں قبول
اس کے سوا کسی کی بھی ممکن نہیں نجات

اخلاق کی تہذیب ہو آلِ نبی کا عشق
درویشِ باخدا کو ضروری ہیں یہ صفات

نقوؔی پہ تیری چشمِ عنایت ہے یا حسین
ورنہ کہاں میں اور کہاں میری نگارشات

اسلام کے جہان کا کیسا اصول ہے
بغض حسین اصل میں بغض رسول ہے
مولیٰ حسین کی جسے الفت نہیں ملی
مرنا حرام اس کا ہے جینا فضول ہے
یارو ادب کے ساتھ یہاں سر کے بل چلو
کربل کا ہر ببول بھی رحمت کا پھول ہے
کافی ہے میرے واسطے حُبِّ حسن، حسین
یہ جان میری آج بھلا کیوں ملول ہے
اے کاش کہہ دیں سیّدِ کرب و بلا مجھے
تو بھی قبول ہے تری کاوش قبول ہے
اللہ کے کرم سے غلامِ حسین ہوں
نقوی بتول پاک کے قدموں کی دھول ہے

کس نے پایا ہے جہاں میں مرتبہ شبیر کا
ذکر کرتا ہے خدا بھی آپ کی تطہیر کا

سبز ہے شبّر کا جامہ سرخ ہے شبّیر کا
راز ہے کیسا خدائے پاک کی تدبیر کا

ایک سینے تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
ہیں یہی نقشہ نبی کی پُر ضیا تصویر کا

ایک نے دیں کے لئے دنیائے دُوں کو دی طلاق
ہے محافظ دوسرا اسلام کی تنویر کا

اک نے رکھی صلح سے بنیاد دینِ پاک کی
دوسرے نے جنگ سے تھاما عَلَم توقیر کا

ایک کی سرّی شہادت اک کی جہری ہو گئی
کر گئے وہ کام پورا دین کی تعمیر کا

سر زمینِ کربلا میں کھل گیا رازِ نہاں
حضرت ابراہیم کے اس خواب کی تعبیر کا

ہر دو عالم میں رہے نقویؔ پہ فیضانِ نظر
ہے یہ ضامن مسلکِ شبیر کی تشہیر کا

دیار عشق کے رہبر ہیں کربلا والے
بہارِ باغِ پیمبر ہیں کربلا والے

یدِ یزید پہ **بیعت** حرام ہے لوگو
پکارے دار پہ چڑھ کر ہیں کربلا والے

پڑھا کلامِ الٰہی کو نوکِ نیزہ پر
جہاں کی فکر سے برتر ہیں کربلا والے

مٹا ہے حرفِ غلط کی طرح یزید لعیں
مگر جہاں میں منور ہیں کربلا والے

درِ رسول نے بخشی ہیں رفعتیں نقوؔی
شباب خلد کے سرور ہیں کربلا والے

بارگاہِ ربِّ عالم ہے ثناخوانِ حسین
حضرتِ خیرالورٰی ہیں مرتبہ دانِ حسین

یوں تو دنیا میں مسلمانوں کی کثرت تھی مگر
ساتھ دینے کو بہتّر ہیں جوانانِ حسین

کارواں دنیا میں لٹتے دیکھے ہوں گے سینکڑوں
ہے انوکھا سب سے لیکن حالِ بستانِ حسین

حیدرِ کرّار کی مشکلکشائی دیکھیے
مسکراتے ہیں مصائب میں غلامانِ حسین

جس کا جی چاہے یزیدِ ناصبی کا ہو غلام
ہے مگر نقوؔی ازل سے زیرِ دامانِ حسین

نامِ حسین رہبر اقوام ہو گیا
نامِ یزید داخل دُشنام ہو گیا

کفر یزید پر ہے شہادت حسین کی
کیا کربلا کی خاک کا اکرام ہو گیا

ذبح حسین اصل میں ذبح رسول ہے
جس پر یزید خارجِ اسلام ہو گیا

میں اس کے ساتھ حشر کو اُٹھوں گا اور تو
اُٹھے گا اس کے ساتھ جو ناکام ہو گیا

حق کا ہے فضل خاص کہ نقوؔی حسین کا
روزِ ازل سے بندۂ بے دام ہو گیا

مصطفیٰ شانِ قُدرت پہ لاکھوں سلام
جانِ ختمِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

اہل بیتِ رسالت پہ بے حد درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

جن کے کنبے سے پانی کو روکا گیا
ان سب اہلِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

جن کے خیموں کو آتش لگائی گئی
ان کی بالا شرافت پہ لاکھوں سلام

جن کی لاشوں کو گھوڑوں سے روندا گیا
ان سب اہل فضیلت پہ لاکھوں سلام

جس نے نیزے پہ چڑھکر ہے قرآں پڑھا
اس کی اعلیٰ شہادت پہ لاکھوں سلام

آج نقویؔ سے مدحت کے قدسی کہیں
کربلا تیری عظمت پہ لاکھوں سلام

رسول کا غلام ہے جہان کا امام ہے
خیالِ دہر سے پرے حسین کا مقام ہے

حسین نوجوان ہے کمال کا نشان ہے
حقیقتوں کی جان ہے بلندیوں کا نام ہے

حسین حق کا شیر ہے بہادر و دلیر ہے
ستمگروں کے لشکروں کو تیغ بے نیام ہے

حسین سرفراز ہے شجاعتوں کا ناز ہے
سرِ ور کی نماز ہے وظیفہء عوام ہے

فضیلتوں کا شہر ہے مصیبتوں کا بحر ہے
شہادتوں کے ملک کا امیر ہے امام ہے

حسینیت رسول کے اصول کی ہے پاسباں
یزیدیت شرور کی جوانیوں کی شام ہے

حسین کا فقیر ہوں خیال کا اسیر ہوں
لبوں پہ میرے رات دن درود ہے سلام ہے

حسین ہے، بے نظیر ہستی
حسین کرب و بلا کی بستی

حسین ساقی ، حسین باقی
حسین عشق خدا کی مستی

حسین تیغ رسولِ اکرم
حسین بنیادِ حق پرستی

حسین جاتے نہ کربلا کو
تو ہوتی ہر جا پہ بت پرستی

نماز ، روزہ ، اذان کو بھی
یہ دُنیا رہتی سدا ترستی

حسین سردارِ اہل جنّت
خدا کی رحمت ہے اس پہ بستی

حسین مِلّت کی سربلندی
امین نقوی ہے راہِ پستی

اللہ کی گفتار ہے گفتارِ حسینی
ہر دور میں بے داغ ہے کردارِ حسینی

نایاب ہے دنیا میں نظیر ابنِ علی کی
دیدارِ خدا پاک ہے دیدارِ حسینی

کیوں ظلم و ستم نیست و نابود نہ ہوتا
قرآن کی تلوار ہے تلوار حسینی

اسلام کا سچا ہے وہ ایمان کا پکا
جس دل میں بھی موجود ہے اقرار حسینی

اُٹھے گا کہاں دہر میں اب کوئی یزیدی
زندہ ہے درخشاں ہے طرفدارِ حسینی

پیغامِ رسالت کی اطاعت کا علمدار
توحید کا حبدار ہے حبدارِ حسینی

اللہ کی عنایت سے محمدؐ کے کرم سے
نقوؔی ہے دل و جاں سے طلبگارِ حسینی

زمین و آسمان میں حسین ہی حسین ہے
مرے مشامِ جان میں حسین ہی حسین ہے

فضیلتوں کے روپ میں، مصیبتوں کی دھوپ میں
خدا کے امتحان میں حسین ہی حسین ہے

جو نہر سلسبیل ہے، حسین کی سبیل ہے
ارم کے گلستان میں حسین ہی حسین ہے

امیر کی ترنگ میں، غریب کی امنگ میں
مکین میں مکان میں حسین ہی حسین ہے

حسین نے یزیدیت کے پرخچے اڑا دیے
حسینیت کی جان میں حسین ہی حسین ہے

حسین مِلّت کی آبرو ہے
حسین اُمّت کی آرزو ہے

حسین باطل کو تیغ یزداں
حسین قرآں کی گفتگو ہے

حسین بیزاریٔ منافق
حسین مومن کی جستجو ہے

حسین نوکِ سناں پہ چڑھ کے
خدا کے رستے میں سرخرو ہے

رسول کربل میں آ چکے ہیں
شہیدِ اعظم لہو لہو ہے

مٹا جہاں سے یزیدِ ملعوں
حسین دنیا کے چارسُو ہے

حسین مسلم کا ہے وظیفہ
حسین نقوؔی کے مُو بمو ہے

تذکرہ کیسے کریں شبیر کا
رہنما ہے ہر جوان و پیر کا

کفر جس سے لرزہ بر اندام ہے
ہے وہ ناشر نعرۂ تکبیر کا

لاالٰہ کے پڑھنے والوں نے لٹا
کربلا میں خانداں ، شبیر کا

لاالٰہ تو بچ گیا سر کٹ گیا
احمدِ مختار کی تصویر کا

ہے محافظ فکر نقویؔ کا قلم
مسلکِ شبیر کی تشہیر کا

کرب و بلا کی راہ کا کانٹا بھی پھول ہو گیا
مالِ جہاں حسین کے پاؤں کی دھول ہو گیا

دیں کی حسین جان ہے، دہر کا پاسبان ہے
طرزِ عمل حسین کا حق کا اصول ہو گیا

کرب و بلا میں چار سو آیا نظر لہو لہو
ہائے جہان میں تباہ باغ بتول ہو گیا

جس نے بھی شوق سے لیا نام شہید کربلا
رحمت ربِّ پاک کا اس پہ نزول ہو گیا

کربِ و بلا کی جنگ کا فلسفہ مجھ پہ یہ کُھلا
قتلِ حسین اصل میں قتلِ رسول ہو گیا

میری یہی ہے آرزو کہہ دیں مجھے مرے امام
تیرا کلام بھی قبول تو بھی قبول ہو گیا

خالقِ کائنات کے پیارے رسول کے طفیل
سیّد کربلا کا غم مجھ کو حصول ہو گیا

پاتے ہیں ضیا اہل جہاں کرب و بلا سے
رہتی ہے بہت دُور خزاں کرب و بلا سے

یاد آتی ہے اکبر کی تڑپ جاتے ہیں مومن
جب سنتے ہیں آواز اذاں کرب و بلا سے

شبیر نے قرآن پڑھا نوکِ سناں پر
پیغام رسالت ہے عیاں کرب و بلا سے

اس خاک میں سوتا ہے محمد کا نواسہ
جنّت کا تقابل ہے کہاں کرب و بلا سے

کوئی بھی نہ محروم رہا دہر میں نقوی
سب کو ہے ملا امن و اماں کرب و بلا سے

نامِ حسینؑ رہبرِ اقوام ہو گیا
انساں کے سکوں کا پیغام ہو گیا

نامِ حسینؑ کفر پہ برقِ غضب ہوا
نامِ حسینؑ مرکزِ اسلام ہو گیا

نامِ حسینؑ خلق کو آبِ حیات ہے
نامِ حسینؑ دین کا انعام ہو گیا

نامِ حسینؑ دہر میں پھیلا ہے ہر طرف
نامِ حسینؑ دافعِ آلام ہو گیا

نقوی جہاں میں برکتِ نامِ حسینؑ سے
نامِ یزید داخلِ دشنام ہو گیا

ذکر شبیر سے دوستی ہو گئی
دل کی آنکھوں میں کیا روشنی ہو گئی

ذکر شبیر ہے سربسر ذکر حق
زندگی ذکر سے بندگی ہو گئی

ذکر شبیر ہے، ذکر خیرالوریٰ
ہر غمی میرے دل کی خوشی ہو گئی

ذکر شبیر سے فکر شبیر سے
کھوئی تقدیر میری کھری ہو گئی

ذکر شبیر جس نے کیا رات دن
موت اس شخص کی زندگی ہو گئی

دلبر مصطفیٰ حسین حسین
پیکر مرتضیٰ حسین حسین

کعبۂ اولیا حسین حسین
قبلۂ دوسرا حسین حسین

ملک صبر و رضا حسین حسین
شہر فقر و غنا حسین حسین

ماہِ کرب و بلا حسین حسین
شمع باب الھدای حسین حسین

اہل دل کی صدا حسین حسین
وردِ نقوؔی ہوا حسین حسین

سرکارِ دوعالم کا شبیر نظارا ہے
زہرا کا جگر پارہ حیدر کا دُلارا ہے

شبیر کی عظمت کا ہے سارا جہاں قائل
ہر قوم کا دعویٰ ہے شبیر ہمارا ہے

ملتا ہے سکوں سب کو شبیر کی باتوں سے
دردوں کے سمندر کا شبیر کنارا ہے

دنیا میں جنہیں کوئی نہ پوچھنے والا ہو
اُن سارے غریبوں کا شبیر سہارا ہے

جس وقت بھی آئی ہے دنیا کی پریشانی
شبیر کو نقوؔی نے دن رات پکارا ہے

سارے عدو حیران کھڑے ہیں
مثلِ علی شبیر لڑے ہیں

تھام کے دل شبیر نے اپنا
خاک کے اندر لعل جڑے ہیں

دورِ خزاں ہے کرب و بلا میں
ریت پہ بکھرے پھول پڑے ہیں

خوار کیا شبیر نے ان کو
دین کی راہ میں جو بھی اڑے ہیں

شاہ کا سر ہے نوکِ سناں پر
آج بتاؤ کون بڑے ہیں

رو رہا ہوں حسین کے غم میں
کھو رہا ہوں حسین کے غم میں

دل کی کھیتی میں بیج الفت کا
بو رہا ہوں حسین کے غم میں

سب گناہوں کا میل رو رو کر
دھو رہا ہوں حسین کے غم میں

اوڑھ کر تن پہ درد کی چادر
سو رہا ہوں حسین کے غم میں

بوجھ اپنی حیات کا نقویؔ
ڈھو رہا ہوں حسین کے غم میں

کبھی ظالم کی بیعت مرتضیٰ والے نہیں کرتے
شہید عشق تیغ موت سے ہرگز نہیں ڈرتے

چمکتے ہیں جہاں میں چاند بن کر مصطفیٰ والے
کسی کے سامنے رب کے علاوہ سر نہیں دھرتے

شجاعت اور شے ہے بزدلی کچھ اور ہوتی ہے
کبھی بھیڑوں سے مل کر شیر جنگل میں نہیں چرتے

بڑے غیوّر ہیں بزم جہاں میں کربلا والے
کسی دیوّث کا پانی کی خاطر دم نہیں بھرتے

شہید کربلا کی منقبت خوانی میں نقویؔ نے
بیاں کے کون سے گر ہیں کہ جو اب تک نہیں برتے

جب بھی شبیر یاد آتے ہیں
غم زمانے کے بھول جاتے ہیں

کر رہے ہیں نجات کا ساماں
بزمِ شبیر جو سجاتے ہیں

سر کٹا ہے جھکا نہیں شہ کا
سارے تاریخ داں بتاتے ہیں

میرے مولیٰ ہیں خون میں لت پت
دشمنِ دین مسکراتے ہیں

چاند زہرہ کے دیکھ لو نقوؔی
نوکِ نیزہ پہ جگمگاتے ہیں

سرورِ دوجہاں کی آل حسین
حضرتِ مرتضیٰ کا لال حسین

نورِ خالق ہے پھول زہرا کا
ملک و ملت کا ہے ہلال حسین

حسنِ یزداں ہیں احمدِ مرسل
عشقِ یزداں میں لازوال حسین

کر کے باطل کو نیست و نابود
بن گیا عزمِ ذوالجلال حسین

عقل والے جواب کیا لائیں
حیرتِ عشق کا سوال حسین

دل کے گلشن میں پھول کھلتے ہیں
جب بھی کہتا ہے بال بال حسین

کفر و باطل کا ترجمان یزید
دینِ فطرت سے مالا مال حسین

شر کا سیلاب آ گیا ہر سُو
کشتیءِ خیر کو سنبھال حسین

حق تعالیٰ کا ہو سلام تجھے
اے زمانے کے باکمال حسین

ہے تمنا یہی مرے دل کی
ہو زباں پر دمِ وصال حسین

تیرے در کا غلام ہے نقوؔی
ہو میسّر اسے جمال حسین

کس منہ سے یہ کہتے ہو کہ ہم غم نہیں کرتے
قاتل کبھی مقتول کا ماتم نہیں کرتے

کیوں زندہء جاوید کا پڑھتے ہو جنازہ
گر زندہء جاوید کا ماتم نہیں کرتے

یوسُف کی جُدائی پہ کہا باپ نے اَسَفیٰ
تم کہتے ہو افسوس مگر ہم نہیں کرتے

مُغم ہوئے شبیر پہ سرکارِ رسالت
تم [illegible] لئے تسلیم کا سر خم نہیں کرتے

کس قدر پریشاں تھے اُویسِ قرَنی بھی
قربان تم اشکوں کی بھی شبنم نہیں کرتے

ہیں رحم کے جذبات سے محروم یزیدی
آنکھوں کو کسی وقت بھی پُرنم نہیں کرتے

بخشش کا وسیلہ ہے مسلماں کے لئے غم
ہم غم کے خزانے کو کبھی کم نہیں کرتے

شبیر کے حُبدار ہیں سب اولیاء اللہ
ہاتھوں سے کبھی جرات ماتم نہیں کرتے

ہم عشق کے بندوں کا جہاں اور ہے نقوؔی
اپنے کو تو کیا غیر کو برہم نہیں کرتے

حسین نورِ بتول و حیدر
حسین نورِ نبی کا مظہر

حسین رب کا حسین سب کا
حسین صدق و صفا کا خاور

حسین مجھ سے ہے میں ہوں اس سے
یہ کہہ رہے ہیں رسولِ انور

حسین خیرالوریٰ کا پیارا
شہ جوانانِ خلد برتر

حسین شانِ کتاب و سُنّت
حسین دینِ نبی کا رہبر

حسین بنیادِ لا الٰہ ہے
حسین باطل کی رگ پہ نشتر

حسین عشق خدا کا مخزن
حسین پیارے نبی کا اختر

حسین اہل نظر کا مولیٰ
حسین ملک وفا کا دلبر

حسین ساقی حسین باقی
حسین اجمل حسین اظہر

حسین تیرا حسین میرا
حسین مولیٰ حسین یاور

حسین سارے جہاں کا ہادی
حسین طاہر حسین اطہر

حسین کرب و بلا کا راہی
حسین نور و ضیا کا پیکر

حسین صابر یزید ظالم
حسین زندہ یزید بے سر

حسین صادق حسین برحق
یزید باطل یزید ابتر

حسین نیزے پہ چڑھ کے قرآں
سنانے والا حسین منظر

حسین ہر حال میں حسیں ہے
حسین اعلیٰ حسین اکبر

حسین حق کا شہیدِ اعظم
نہیں ہے کوئی بھی اس کا ہمسر

حسین ہی کے کرم سے دیں کا
جہاں میں بٹتا رہے گا لنگر

خدا کے دیں کی حیات ٹھہرا
حسین مرگِ یزید بن کر

رہے گی نسل حسین باقی
یزید ابترِ یزید ابتر

ازل کے دن سے ابد کی شب تک
حسین پر ہو سلام داور

حسین تیرے میں صدقے جاؤں
ہے نام تیرا زباں پہ اکثر

حسین نقوؔی کی لاج رکھنا
علی کے صدقے بروزِ محشر

آیۂ کبریا حسین سایۂ مصطفیٰ حسین
مایۂ انبیا حسین پایۂ مرتضیٰ حسین

جلوۂ اِنّما حسین جذبۂ لاالٰہ حسین
قبلۂ دوسرا حسین کعبۂ اولیا حسین

حسن کا بادشہ حسین عشق کا میکدہ حسین
صبر کی انتہا حسین فقر کا پیشوا حسین

کفر کو ہے پیامِ موت دین کی ہے بنا حسین
جی کے مرا ہوا یزید مر کے نہیں مرا حسین

دینِ محمدی کا عین جس میں نہ ریب ہے نہ شین
نقویؔ بے نوا کا چین، مولیٰ حسین یا حسین

دوہتا رسول دا پُتّر بتول دا
حیدر دا لاڈلا پکا اُصول دا

زندہ حسین ہے نقشہ رسول دا
تارک ہمیش نئی دنیا فضول دا

کامل نصاب ہے رب دے سکول دا
رستہ قدیم توں سچ دے حصول دا

ازلی امام ہے اہل عقول دا
پڑھ کے قرآن نوں نیزے تے جھول دا

سرمہ ہیں پاؤاں قدماں دی دھول دا
حامی اے حشر نوں نتوؔنی ملول دا

ربِّ عالم کا نظارا یا حسین
فقر ہے سارے کا سارا یا حسین

مظہرِ یا حیُّ یا قیوم ہے
دین و دنیا کا سہارا یا حسین

قتل تیرا اصل میں قتلِ رسول
تو محمدؐ کا ستارا یا حسین

شیعہ سُنّی متحد ہو کر رہیں
ہو نہ اُمّت کا خسارہ یا حسین

ہم حسینی ہیں ازل کے روز سے
تا اَبد نقوی ہمارا یا حسین

جو غم شبیر میں رویا نہیں
اس نے دل کے میل کو دھویا نہیں

جس کے سینے میں نہیں یادِ حسین
جان اس کے جسم میں گویا نہیں

جو ہوا شبیر کے غم میں شریک
اس نے سب کچھ کھو کے کچھ کھویا نہیں

غم نہیں توہین عترت کا جسے
وہ خدا کے دین کا جویا نہیں

مر مٹا نقویؔ جو ان کے عشق میں
قبر میں سو کر بھی وہ سویا نہیں

الف کے بغیر

حضرتِ شبیر ہیں حق کے ولی
منکشف ہیں جن پہ سب سرِّ خفی

فخر ہے جن پر رسولِ خلق کو
ربِّ کعبہ کے ہیں وہ شیرِ جلی

کفو جن کی حشر تک ممکن نہیں
نسل ہے وہ شبر و شبیر کی

سیدہ منسوب ہو سکتی نہیں
غیرِ سید سے ہو وہ گرچہ ولی

کیوں جہنم سے نہ وہ محفوظ ہو
ہے جو نقویؔ بندۂ نسلِ نبی

حسین ہی حسین ہے دلیل حسن و زین ہے
رسول ہی کے نور سے رخِ شہِ حسین ہے

حسین کے وجود میں نہ نقص ہے نہ شین ہے
حریم فرش و عرش میں حسین ہی حسین ہے

حسین دہر کے لئے سکون درد و چین ہے
حسین ہی حسین ہے حسین ہی حسینؑ ہے

حسینؑ ہی حضور ہے شعور ہر شعور ہے
رسول سے وہ دور ہے حسین سے جو دور ہے

نفوس قدس کے لئے حسین ہی سرور ہے
حسین حسن معرفت حسین کنزِ نور ہے

رسول صدق کے لئے حسین نور عین ہے
حسین ہی حسین ہے حسین ہی حسین ہے

حسین وہ کریم ہے جو فضل میں عظیم ہے
حسین خلق کے لئے رؤف ہے رحیم ہے

حسین خویش و غیر کو طریقِ مستقیم ہے
حسین میرے قلب میں مکین ہے مقیم ہے

حسین ہی حسین تو علی، نبی کے بین ہے
حسین ہی حسین ہے حسین ہی حسین ہے

حسین وہ کفیل ہے جو دین کی فصیل ہے
حسین ہی جلیل ہے حسین ہی جمیل ہے

حسین بے مثیل ہے عقیل ہے شکیل ہے
حسین بے نظیر ہے وکیل ہے دلیل ہے

حسین دین کے لئے حقیقتوں کی عین ہے
حسین ہی حسین ہے حسین ہی حسین ہے

حسین وہ شہید ہے جو خلق میں وحید ہے
حسین ہی فرید ہے حمید ہے مجید ہے

حسین وہ سعید ہے جو دین کی کلید ہے
حسین ہی رشید ہے رسول کی نوید ہے

جو دشمنِ حسین ہے وہی تو عین غین ہے
حسین ہی حسین ہے حسین ہی حسین ہے

حضرت سیدہ زینب علیہا السلام

اسلام کو بچا گئی حیدر کی لاڈلی
دیوار کفر ڈھا گئی حیدر کی لاڈلی

کلثوم جس کے ساتھ شریک بہار ہے
رب کی رضا کو پا گئی حیدر کی لاڈلی

خیمے جلے ہیں شام غریباں حسین کے
مقتل میں بے ردا گئی حیدر کی لاڈلی

لرزاں یزیدیت کے رسالے ہوئے تمام
خطبات وہ سنا گئی حیدر کی لاڈلی

کنبہ کٹا کے ربِّ دوعالم کے نام پر
حق کا دیا جلا گئی حیدر کی لاڈلی

کلمہ زباں پہ شکر کا جاری تھا دم بدم
رنج و الم اٹھا گئی حیدر کی لاڈلی

تقویٰ سر حسین تھا ہر ہر قدم پہ ساتھ
کربل سے شام کیا گئی حیدر کی لاڈلی

سیدنا علی اکبر علیہ السلام

سرکار علی پاک کی تنویر ہے اکبر
ایوانِ کمالات کی تعمیر ہے اکبر

تھکتے ہی نہیں دیکھتے جس کو شہِ کربل
احمد کی جوانی کی وہ تصویر ہے اکبر

مدنی کی محبت کا خزانہ مرا شبیر
شبیر کے فیضان کی جاگیر ہے اکبر

عباس کا محبوب ہے زینب کا دُلارا
شبیر کے حالات کی تفسیر ہے اکبر

آنکھوں میں یہ آنسو ہیں کہ ساون کی جھڑی ہے
صغرای کے بیانات کی تحریر ہے اکبر

ہے نعرۂ تکبیر کا جز اسم گرامی
باطل کے لئے آج بھی شمشیر ہے اکبر

نقوی نہ کبھی پرچم اسلام جھکے گا
ہر دور میں توحید کی توقیر ہے اکبر

حضرت حُر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اک سپاہی حسین کا حر ہے
کیا وفا کے جہان کا ذر ہے

راحتِ جاں ہے تذکرہ اُس کا
حر محبت کے ساز کا سُر ہے

مالؔ و دولت کو مار دی ٹھوکر
حر عطائے حسین سے پُر ہے

دوزخی ، جنتی بنے جس سے
حر سے پوچھو وہ کون سا گر ہے

کون پہنچا ہے اس جگہ ، نقویؔ
حُر کے گھوڑے کا جس جگہ کُھر ہے

منقبت قادریہ

،، قادریم "نعرہء یاغوثِ اعظم می زنم ،،
آستانِ پیر پیراں را فدا جان و تنم

سید سادات عالم شیخ عبدالقادر است
ظاہرم را پاسبان و رہنمائے باطنم

نورِ قلبِ فاطمہ تسکین جانِ مرتضٰی
نازنین احمدِ مرسل بہارِ گلشنم

محی دیں، سلطانِ عرفاں، تارکِ دنیائے دُوں
حامیء روزِ جزا تعویذِ حبل گردنم

سہروردی، نقش بندی، شاذلی، پیرانِ چشت،
ذات پاکش را ثناخوان و اصول مستحکم

ہر سخن از صحو و تمکیں گفت لیکن اہل سکر
قول او را سکر می گویند در علم و فہم

بر رقابِ اولیائے اوّلین و آخریں
پائے پاکش گشت ہم اودر سلاسل مختتم

اندریں قول آنچہ **تخصیصات بیجا** کردہ اند
از قصور علم و عرفان و بصیرت در ظلم

دست من در دست پاکش سر خمیدہ پیشِ اُو
دل بیادش بے قرار و در فراقش چشم نم

اسمِ اعظم بندهٔ خود را عنایت کرده است
از رہِ لطف و نوازش گنج بخش و محسنم

مذہبِ نقویؔ چہ پرسی من ندانم جز ازیں
بندهٔ مولیٰ علی ام ، طالبِ میراں منم

خدا کے بندے چلے اکٹھے
دِیّے دلوں کے جلے اکٹھے

سروں سے بادل مصیبتوں کے
نبی کے صدقے ٹلے اکٹھے

تمام خدام دینِ حق کے
محبتوں میں پلے اکٹھے

یہ شیعہ سنّی ، وہابی حنفی
ہوں ایک جھنڈے تلے اکٹھے

مٹا کے دل کی کدورتوں کو
ملو خوشی سے گلے اکٹھے

قطعات

محمد کا نقشہ ہے نقشہ خدا کا
محمد کا رستہ ہے رستہ ھدا کا
کرو احترام و ادب دل سے نقوی
صحابہ کا عترت کا اور اولیا کا

علی پانچ میں ہیں علی چار میں
دسوں میں ہیں بارہ کے آثار میں
وہ چودہ میں ہیں رب کے ناموں میں بھی
ہیں نقوی کے اذکار و افکار میں

حضرتِ رُومی چہ گوہر ہائے سُفت
در ثنائے حضرتِ شبیر گُفت
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا
کور کورانہ مرو در کربلا

سیر خاکِ کربلا آسان نیست
جز حسینے کارِ ہر انسان نیست
حضرتِ شبیر جانِ مصطفیٰ
دشمن اُو صاحبِ ایمان نیست

کُوفیان و شامیاں را دین بود
لیک ایشاں را عنادِ سین بود
در حقیقت زیں کمی اے پادشاہ
دین آنہا گشت برباد و تباہ

کبھی خود کو یارو بڑا مت کہو
بڑوں کی خطا کو خطا مت کہو
کرو نفس مکاّر کا تزکیہ
کسی کو بھی ہرگز برا مَت کہو